رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدبیر
مع ۲۲ تصاویر

موت کو ڈاکٹر کوئی روک نہیں سکتا لیکن ڈاکٹر کیہ سائنس داں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال لی ہے [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں
[illegible]

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری
لکھنؤ کے مشہور شاعر [illegible] رشید مرحوم [illegible]

قیمت عہ علاوہ محصول

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نوجوانو
[illegible] وقت ہم آپ کے لیے رسالہ **قوت باہ علمی** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق ومغرب کے جدید وقدیم طبیبوں [illegible] جمع کیا گیا ہے جو عورت ومرد کی [illegible] صحت سے تعلق رکھتی ہیں [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

معزز خریدار اور میں
[illegible]

مسز ارتضیٰ خاں تاجر تنباکو لکھنؤ
تار کا پتہ:- [illegible] لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت
[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان
اردو میں آجتک اس قصہ کا مثل نہیں

جھمپو!

یہ پُر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کے صفحات بطور رسائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدائے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کرلیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہونگے یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کرسکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

المشتہر
منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

تجارت ہی مد نظر نہیں بلکہ اسلامی خدمت اور خوشنودی خدا بھی منظور ہے۔ ہمارے نزدیک یہ لن ترانی بعد ایسے کمی نظام صحت کے بیجا نہیں ہے ایک مولوی علم الدین ہیں۔ اس لن ترانی کا جھنڈا گاڑنے کے واسطے کافی تھے یہاں تو چار اور بھی موجود ہیں جن میں سے ایک غلام نبی ہیں جو قرآن پر آل کا مال ہونے کے باعث کافی حق رکھتے ہیں دوسرے مختار احمد ہیں غالباً دستاویز لکھا کیے ہوں گے۔ یہ سب گروہ مختار موصوف کا شامل کردہ ذات خاص ہمارے لئے ہے "یعنے قرآن کی جو گت بنائیں ان کو اختیار کامل حاصل ہے۔ تیسرے نصیرالدین مولوی ہیں "نصرت" کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ کی غفلت زیادہ قابل مواخذہ نہیں جچتی چوتھے صاحب مولوی بھی ہیں سید بھی ہیں ناصر دین بھی ہیں ایک شرف سیادت ہی نانا کے مال پر تصرف جواز کا پروانہ لکھوانے کے لیے کافی ہے چہ جائیکہ مولوی اور پھر ناصر دین ہونا۔ سب کے آخر میں اس قرآن شریف کا خاتمہ ہے جسے حافظ مظفر الدین و منشی محمد لطیف اینڈ سنز دہلی پل بنگش [illegible] نے چھپوایا اور صحت کے لیے آٹھ حافظوں مولویوں کے حوالے کیا اسکے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہوا ہے نہایت ہی آب و تاب اور صحت و صفائی سے منشی محمد شفیق مالک اسلامیہ پریس لاہور نے بڑی محنت و جانفشانی سے بہ نگرانی مولوی محمد عبدالرشید پرنٹر مطبع چھپ کر نور نظر ناظرین و قارئین و سامعین ہوا حسن عبارت سے قطع نظر تعجب ہے کہ باوجود ان غلطیوں کے نگران صاحب یا حضرات مصحح پورے حافظ نہیں تو پندرہ پارے کے حافظ کیوں نہ ہو گئے۔ کم سے کم ایک ہی غلط انداز ہو جاتا یہ کہنے کو تو ہوتا کہ نگرانی میں غفلت کی۔ ایسی صورت میں عذر ہوتا واقعی لوگ معذور سمجھ کے خاموش ہو رہتے۔ بہرحال افسوس ہے کہ بنا کی ایک امانت بھی مسلمان ایسی طرح نہ رکھ سکے۔ ہمارے سامنے اردو عربی انگریزی عبرانی کی بائبل ہے جس میں ایک نقطہ کی غلطی بھی ڈھونڈھے نہیں ملتی۔ کیا وہ "بقول جہلا" خطا و نسیان سے مرکب نہیں ہیں۔ انجیل انسان کو کبھی نہیں کہتا کہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہے۔ بلکہ بائبل کے عہد جدید و قدیم میں ایسی عبارتیں موجود ہیں جنسے انسانی سرشت میں خطا و سہو کے عنصر کی شرکت ثابت ہوتی ہے۔ قرآن نے یہ کوشش کی ہے کہ انسان کا [illegible] سے ملا دے۔ بھلا جنہیں نفس مطمئنہ عطا ہوا ہے جن پر سعی و کوشش کا ہر قدم پر قدغن کیا گیا ہے انکے واسطے ایسی غفلت زیبا ہے؟

اگر خطا گھٹی میں پڑی ہوتی تو ہرگز خداوند عالم خطاؤں سے بچنے کی تاکید نہ کرتا۔ غلطی کا امکان شئے دیگر ہے اور اُس سے اجتناب کا اہتمام شئے دیگر۔ آخر شاہی چھاپے خانوں میں کئی مرتبہ قرآن صحیح چھپا۔ تو کیونکر چھپا۔ ہزار ہا صحیح نسخے موجود ہیں مقابلہ کر کے ان غلطیوں کی صحت کیوں نہیں کی جاتی۔ دعوے صحت کے عوض اگر چھپنے کے بعد غلط نامہ لگا دیتے تو بھی بجا ہوتا

دوسری ایک صورت عمل آئی۔ وہ تو بلا فرنی کرتے رکھتے ہیں کہ یہ نسخہ ایک صحیح ہے جیسے، حضرت حافظ کی آنکھ اے وگواہ ہے لکھے اس قرآن کو پڑھو اللہ تمہاری آنکھوں میں روشنی اور بازوؤں میں قوت عنایت کرے چاہے غلط پڑھنے کی بدولت دونوں ویسے ہی گم ہو جائیں۔

بندہ ناصح نہیں واعظ نہیں ہے۔ محمد رمضان صاحب نے جن باتوں کی طرف توجہ کی تکمیل اپیل کی ہے وہ ہیں نہایت ضروری اور واجب خدا انہیں جزائے خیر دے۔

خاکسار ودبار الدین عفی عنہ

انقلاب فرانس

اس نام کی ایک کتاب ہمارے پاس تنقید کی غرض سے آئی۔ یہ کتاب صدیق بک ڈپو امین آباد لکھنؤ کے زیر اہتمام چھپی ہے۔ قسم اول کی ... قیمت اور قسم دوم کی ۱۱؍ مقرر ہے۔ لکھائی چھپائی آجکل عموماً اچھی ہوتی ہے اور کاغذ بھی اس وجہ سے بہ نسبت پہلے کے خوشنما اچھا لگایا جاتا ہے کہ ادنیٰ کاغذ چھپائی کے قابل نہیں ہوتا دور ہی سے دیکھ کے گھن آتی ہے۔

یہ تو اس کتاب کی صوری خوبیاں ہوئیں معنوی لحاظ سے بھی یہ کتاب اُن لوگوں کے واسطے قابل قدر ہے جنہوں نے انقلاب فرانس کا حال مفصل کسی تاریخ میں نہیں دیکھا۔ انقلاب فرانس کا افسانہ عبرت سے خالی نہیں۔ صاحب اقتدار خود غرضوں کا بادشاہوں کے گرد جمع ہونا اور حکام کے جان و مال کو اپنی خواہشوں پر قربان کرنے کی قدرت حاصل کر لینا، بادشاہوں کا عوام کی ضرورتوں سے غافل ہو جانا ان کی فریاد نہ سننا ظلم و تعدی عمال سے چشم پوشی ہوا میں محل سے ہم آغوشی ... اور بیداد لوہ بازی میں استقلال عیش پرستی میں انہماک۔ اندرونی انقلاب کے پیدا ہونے کی ... انہیں وجوہ سے عوام انتقام پر آمادہ ہوتے اور جس صورت کی پرستش کرتے تھے اسی کو پاؤں سے روند ڈالتے ہیں۔ اور یہی چیز اس کتاب میں بطرز افسانہ دکھائے گئے ہیں کتاب دلچسپ ضرور ہے۔ لیکن انقلاب کے تفصیلی نتائج پر شاید اس سبب سے زور نہیں دیا گیا کہ خدا نہ کرے حکومت ہند کو اپنے سایہ سے ڈر لگتی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ انقلاب فرانس کو انقلاب ہند خیال کرے اور مگر زخم ضبطی کی سزا دے بیچارے بے زبان صفحات کتاب کو بھگتنا پڑے حالانکہ انقلاب جب آتا ہے تو ضبطی اور گرفتاری کی سد سدیہ کو بتاشے کی طرح گھلا دیتا ہے۔

لندن میں کمیونسٹ پارٹی نے ہڑتال کروا دی ہے۔ بظاہر یہ جنگ سرمایہ داروں اور مزدوروں کی جنگ ہے مگر فی الحقیقت انقلاب عظیم کا پیش خیمہ ہے سکلاتوالا (مشنا پورپی) کی تقریر بعض سرمایہ داروں کے خلاف نہ تھی بلکہ حکومت وقت کے خلاف بھی اس میں اچھا خاصا ادا ٔ نسایت بھرا ہوا تھا۔ بیچارے سکلاتوالا دو مہینے کے لئے جیل خانے بھیج دیئے گئے ہیں ان کے علاوہ ایک اور گورے چمڑے والا بھی چار مہینے کے واسطے سرکاری مہمان خانے میں جبریہ دعوت کے مزے اڑانے بھیجا گیا ہے ۳۵ لاکھ آدمی کام چھوڑ چکے ہیں لوٹ ابھی ہوتی رہتی ہے دھینگا مشتی کے واقعات بھی گوش زد ہوتے ہیں۔ روس کے انقلابیوں کی طرف سے زر علیہ السلام کی بارش ہو رہی ہے فرانس اور جرمنی بلکہ اٹلی اور آئرلینڈ کے مزدور انقلابیوں کی حمایت پر آمادہ ہیں پانچ چھ سو پونڈ ہندوستان کے مزدوروں کی اونچی پونجی سے بھی ولایت بھیجے گئے ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ ضبطی کتب اور قید و بند سے معاملہ دبا رہ ہوتا ہے۔ یا آشتی و نرمی و قبول کی زرخیز سے۔ بہرحال کتاب اچھی ہے سید محمد شاہد طرزیان ہے قیمتان بالا سے مل سکتی ہے۔

انقلاب

لاہور سے ایک ادبی سیاسی ماہوار رسالہ زیر نگار ... مرتبہ سید نسیم وکنہیا لال جو آپ ہی رسالہ ہیں جاری ہوا ہے تین روپیہ سالانہ قیمت ہے ۶۴ صفحہ کا حجم ہے مضامین غنیمت ہیں۔ کچھ نمونے ادب لطیف کے بھی ہیں جنکی تنقید کی لیاقت ہم کو نہ کبھی تھی نہ آج ہے۔

الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ ہے پنجاب کے مشہور مجتہد علامہ حائری کی حمایت اور حکیم شیخ بہادر حسین صاحب کی ادارت میں ہوچی دروازہ لاہور سے نکلتا ہے۔ ایک حصہ میں باب المناظرے کھلا ہوا ہے دوسرے میں باب المذاکرہ ہے اہل تشیع کے کام کی چیز ہے خصوصاً اس قحط الرجال کے زمانے میں۔ جیسے شوق ہو منگائے۔

حسن خیال

بزم شعرائے اورنگ آباد دکن کا ماہنامہ ادبی رسالہ ہے نظم و نثر کا حامل ہے دستی کا کوروی ایڈیٹر ہیں۔ عبدالعزیز خاں پرنٹر ہیں۔ مضامین ظریفانہ بھی ہوتے ہیں ابھی اسکے بارے میں کوئی رائے نہیں دی جا سکتی۔ دیکھئے و دیکھئے۔ پھر دیکھا جائے گا مفصل اطلاع پر قناعت کیجئے اور دو روپیہ سالانہ بھیج کر مدد کی قدر بڑھائیے۔ انشاء اللہ یہ فعل فائدے اور ثواب سے خالی نہ ہوگا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

رحلت

رحلت و انتقال کی صحت کی قید سے اکثر اخبار نویس آزاد ہیں۔ کوئی رحلت کرنا زوال سے لکھتا ہے کوئی رحلت انیت سین سے۔ ایک مضمون نگار صاحب نے کسی مقامی کا غذ اخبار میں غلط رحلت چھپوائی وہ لکھی ہوئی دیکھی وہ ہم سے استفسار کرتے تھے کہ آیا رحلت ہجوئی دے لکھنی چاہیئے یا بڑی ح سے۔ ہم کہتے ہیں دونوں سے۔ ہاں رحلت کرنے والے کا



تازہ وارد ڈاکٹر: "بھئی ریڈنگ کا خیال ہے کہ آپ کا مزاج کچھ غیر معتدل ضرور ہے"

مریضہ (ہندوستان): "آپ کی بلا سے۔ آپ کی فیس بہرحال ادا کر سکتی ہوں"

کا نام لکھنا ضروری ہے۔ بڑا آدمی مرے تو اسکی رحلت بڑی ح سے لکھو۔ چھوٹا آدمی ڈھلکے تو چھوٹی ح سے یہ قاعدہ آنجہانی لالہ لکھمی چند کا جاری کیا ہوا ہے لالہ صاحب چھوٹے صاحب (اسسٹنٹ کمشنر) کے پیشکار تھے اور چھوٹے صاحب کو ہمیشہ چھوٹی ح سے لکھتے تھے۔ ایک مرتبہ صاحب نے اعتراض کیا۔

"ول منشی تم کس واسطے ہم کو چھوٹا 'ح' سے لکھتا"

لالا نے جواب دیا۔

"آپ کو بڑی 'ح' سے لکھوں تو پھر بڑے صاحب (ڈپٹی کمشنر) کو کیا اپنے سر سے لکھوں؟"

بات منطق کے اعتبار سے ٹھیک تھی لاجواب ہو گیا۔

وجہ حلال اور مقدس چونگا

چوک کی سدا سہاگنوں کے پاس اگر تعمیر مسجد اور مجلس ماتم حج زیارت کے لیے جسمیں عموماً حلال کی کمائی درکار ہوتی ہے روپیہ نہیں ہوتا تو وہ غریب تماشبین کی جیب [illegible] بہانے سے بھی [illegible] رہتی ہیں کہ اے جی سنتے ہو اللہ جانتا ہے میری مسجد رہی جاتی ہے۔ جہاں سے بنے مجھے دو سو روپیہ لا کے دو۔ نگوڑا میرے پاس تو چھوت کی کمائی ہے۔ آخر کہاں سے مسجد بنواؤں۔ دیکھو جو تم نے روپیہ نہ دیا تو حشر کے دن دامنگیر ہونگی اور ..... کا حق کبھی نہ بخشونگی۔" یہ مقدس چونگا کہلاتا ہے۔ سچ پوچھو تو اس چونگے میں کوئی عیب نہیں۔ نور آفتاب سے کیچڑ میں لتھڑے ہوئے ذرے بھی اسی طرح روشنائی حاصل کرنے کے مستحق ہیں جس طرح دریا کی دھوئی دھلائی بالو ہیں اگر بعض قومی لیڈروں نے جنکے پاس حلال کی کمائی کا توڑا ہے حج کے نام سے ستموں دوستوں کی جیبیں ٹٹولیں اور مقدس چونگا کیا تو ہم شہری ساحر "سرزاد" کیوں اس فعل پر معترض ہیں۔ یہ تو نیک کام ہے اس میں شیعہ سنی کی قید نہیں کسی سے نادہندہ کو [illegible] ہو جاتی ہے تو وہ تیرتھ جاترا پن خیرات کے لیے بغیر قید مذہب

بچھیا کی دُم ہاتھ میں لیے پبلک سے اپیل کرتا ہے:-

"دویت جاؤ۔ گئو مر گئی ہتیا ہوئے گئی"

یہاں گئو تو بفضل خدا باقی ہے البتہ بھیک کے ٹھیکرے یعنی کمیٹی کی بڑھیا بیٹھ گئی ہے۔ تو یہ واناسپت اور جنازہ اُچاپٹ کے واسطے روپیہ نکا ہے اس صدا پر لبیک کہنا چاہیے:

"ہمارا حج بڑھیا بیٹھ گئی۔ ہتیا ہوئے گئی۔ دویت جاؤ حج زیارت کی خاطر سے۔ اللہ تمھارا علاقہ بڑھائے"

بشرطیکہ داڑھی کی دُم ہاتھ میں ہو۔

جن لیڈروں نے ابتک حج نہیں کیا ہے اُنکی لیڈری بہ نسبت اُن حضرات کے جو حج کر آئے ہیں کھٹکتی ہے۔ اس نقص کی تکمیل نہوئی تو ممکن ہے کہ یہ طعنہ اٹھانا پڑے:-

"اجی جاؤ تم حجاز کی حالت کیا جانو۔ حج کرنے تو گئے نہیں۔ یہیں سے بیٹھے بیٹھے باتیں بناتے ہو ہم خود اپنی آنکھوں سے مظالم کا زور شور دیکھ آئے ہیں۔ ہمارے آگے تم کیا زبان کھول سکتے ہو"

[illegible] لطیفہ کہ [illegible] مرحوم حاجی سے ڈرتے تھے فرماتے ہیں ؎

ہیں قرضدار جتنے وہ ساجی سے ڈرتے ہیں
اور آل والے جتنے ہیں باجی سے ڈرتے ہیں
حضرات جتنے لوگ ہیں پاجی سے ڈرتے ہیں
ہم سے جو کوئی پوچھے تو حاجی سے ڈرتے ہیں

لیڈر اگر حاجی بھی ہو گئے تو زیادہ خوفناک ہو جائنگے یہ کسی قدر محل تردد ہے۔ پہلی رپورٹ کا شائع نہونا وفد کے ان گنے ممبروں کے اختلاف کی دلیل ہے۔

؎ گو ہے تجدی سے خاک اڑانے دو
ان کو کعبہ الگ بنانے دو

اب کوئی عبا اوڑھ کے حاجی بنے یا قرآن کا حافظ ہو کے آئے۔ یا جناب سلطنت مآب حضرت ابن سعود سے خود بھروا کے تشریف لائے یا بات بات پر رب الکعبہ کی قسم کھائے لاکھ لاکھ فقرے بنے مگر پل نہ چڑھے گا۔ اس سفر کو میر صاحب کا سفر سمجھنا چاہیے ؎

تیر ہر چند فراق صنم و دیر تو ہے
اب چلو کعبے بھی ہو آئیں ذرا سیر تو ہے

صورت ہیں حاکم پرس

سنتے ہیں کہ جرمنی میں ہوا خواہان قیصر نے انقلاب کا پورا سامان کر لیا تھا وہ تو کہیے جمہوریوں کو سن گن مل گئی بھانڈا پھوٹ گیا ورنہ اُدھم برپا ہو جاتا۔ سازشیوں کے کاغذوں میں قیصر کی تصویر ملی۔ سازشیوں نے قیصر کو مژدہ شاہی سنایا تھا۔ اُسکے جواب میں قیصر نے شکریہ کے ساتھ اپنی تصویر بھیج دی تھی۔

اہل جرمن جو چاہیں خیال کریں ہم تو اس تصویر بھیجنے کا منشا یہی خیال کرتے ہیں کہ "یارو دیکھو نہ منھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت اب کس بھروسے پر سلطنت کی تمنا ہو" جیسے کسی پوپلے کی لوہے کے چنوں سے تواضع کی جائے اور وہ زبان سے عذر کرنے کے عوض کھلا سا منھ کھول کے دکھا دے۔

مارکوٹس

ٹ کی علامت (ط) اور ہمزہ (ء) میں اکثر التباس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بعض جرائد میں یہ خبر دیکھی گئی کہ ہمارے پرانے دوست جنکی یاد رہتی دنیا تک ہمارے دل میں قائم رہے گی یعنے لارڈ ریڈنگ بہادر انگلستان پہونچتے ہی مارکوئس ہو گئے۔ یار وہ کب مارکوئس نہ تھے یوں کہو کہ "مارکوٹس" ہو گئے۔

مراجعت

ہمارے محترم دوست سید حبیب شاہ مدیر سیاست خدا کا شکر ہے کہ ممالک اسلامیہ کے دورے سے واپس آ گئے اور غنیمت ہے کہ صحیح سالم واپس آ گئے۔ کیا معنی کہ ان کا حنفی ہونا ہی حجاز میں انکی جان کا دشمن تھا۔ پھر اسپر طرہ یہ کہ سید بھی تھے جس کی صورت دیکھ کے کالے راجہ میاں ابن سعود تعلقاً مکہ و مدینہ کی ایک آنکھ میں خون اُترآتا ہے۔ مزید براں یہ کہ سید صاحب معاندانہ طریق پر سعودی جرائم کی تفتیش کرنے گئے تھے ؎

سید شدن از بہر فنا گشت کرم بود
اے خانہ خراب از چہ [illegible]

ان کو دیکھ کے تو ہم [illegible] ہوئے گویا الف [illegible]

معاملہ کے بارے میں جو خبریں لے کے آئے ہیں وہ بالکل جھوٹ ہے تفریح و مسرت کا باعث نہیں ہیں - حاجی فرحت اللہ حاجی جنہ اور غیرہم کی گفتگو میں سال گزشتہ جو واقعات بیان ہو چکے وہ سب صحیح ثابت ہوئے۔ علاوہ بیکار ہے۔ انکے پاس فوٹو بھی ہیں مستقل تحریریں ہیں عرب کے چھپے ہوئے اشتہارات و جرائد بھی ہیں غرضکہ مولوی ابوالکلام وغیرہم کی خوش باوری کے خلاف اچھا خاصا مواد موجود ہے اگرچہ صحیح ہے کہ واقعات کے ثبوت میں عقلی گدڑوں سے زیادہ قابل وثوق شہادت بکار آمد ہوتی ہے مگر زبان سے "جھوٹ ہے جھوٹ ہے" کہنے والوں کا جھٹلانے والا منتر اب چلنے والا معلوم نہیں ہوتا۔

حاجیوں کی نئی کھیپ جو حال میں غالباً پنٹ حج نہیں بلکہ بغرض تکذیب مزید روانہ ہوئی ہے اُسکے واسطے اب صرف یہی صورت ہے کہ "جھوٹ ہے" نہ کہے بلکہ جب واپس آئے تو کہے کہ سب کچھ سچ ہے مگر از روئے شریعت بالکل جائز ہے اسی مال حلال کی قسم جائز ہے جو سلطان نے غصب کیا کیا - زمیوں کی قسم جائز ہے شتری رنگ کی چادر کی قسم جائز ہے - مزے کی ڈلیوں کی قسم جائز ہے۔ نبش قبور کی قسم جائز ہے - توہم قبہ کی قسم جائز ہے۔ ہدم مساجد کی قسم جائز ہے - اللہ نے چاہا تو ہندوستان کے بھولے مسلمان اُسی طرح یقین کرینگے جس طرح ترک وطن کی تجویز پر ایمان لے آئے تھے اور گھر چھوڑ کابل کی راہ لی تھی۔

معذرت

جمعیت خادم الاسلام کلکتہ اور جمعیت الانصار کلکتہ کی طرف سے جو خط ہمیں پہنچا ہے اسے ہم شائع نہیں کر سکتے - مسٹر ایم بی اور مسٹر ایم اے غالباً یہ خیال کرتے ہیں کہ اقبال نرومل کے جوانند کی طرح ہمارے ہندو لیڈروں کی اصلاح پر قادر ہیں حالانکہ معاملہ برعکس ہے ہمارا اودھ پنچ یا ایک آدھ اور جو شناس پر ہیں کے بانی ہندو محض "ہمارا دشمن ہوا" کی تکرار پر

زندہ ہیں - یہی وجہ ہے کہ کثرت اشاعت پر ناز کرنے والوں میں سے کسی ایک پرچے بار اگرگٹ کی طرح رنگ بدل چکے اور اب بھی جو مزاجی روادی کی صورت میں پالیسی بدلنے کا سلسلہ جاری ہے۔

جس دین فروشی کی شکایت آپ کے بھیجے ہوئے مضمون میں ہے اُسکے اظہار سے کوئی نتیجہ بالفعل مرتب نہیں ہو سکتا۔ دیہاتی مثل ہے:

"چور کی ماں کٹھیا میں منہ دے کے روتی ہے"

آپ بھی رو دیجئے - اگر خلاف خوش نصیبی نہ ہوتا تو ہم بھی آپ کے ساتھ رو دیتے۔۔

چند باتیں رہ جو ہم بندوں میں تھیں بے اصل
اب سنا رسوا کہ وہ اہل عرفاں ہو گئیں

استفتا

بعض موقر اسلامی جرائد جو بعنایت زمانہ شریعت کے علم بردار بھی ہیں اپنے صفحات میں نوع بنوع کی تصویریں بار بار شائع کرتے ہیں بعض تصویروں کے نیچے تصنیف سے اور وہ پر سیاسی نامہ ہوتے ہیں اور بعض تصویروں میں ولایتی رائی (خردل) کا اشتہار ہوتا ہے خانساماں صاحب مع دیگچیاں و برتن مصروف طبخ طعام نظر آتے ہیں - کہیں موٹر کے پاس ایک لیڈی اور لیڈی کا جوڑا دکھائی دیتا ہے اور کہیں ایک مسلمان صاحب منہ سے بھونپو لگائے "سن ڈین لو" یعنی بول سی یوں کی دلکش صدا سناتے ہیں۔

پس کیا فرماتے ہیں علمائے فروش نصیحت و گر بنا نصیحت قبلہ ائے عامہ بر سر ہیچ اس مسئلہ کے کہ یہ تصویر بازی حدیث و فقہ کے رو سے جائز ہے اور انکی اشاعت سے جو مال طیب و طاہر حاصل ہوتا ہے وہ حلال و مباح ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا و [illegible]۔

المختصرات

المختصر کہ ہائے ہائے انگلستان کی ہڑتال کسی طرح رکنے تھمنے کا نام نہیں لیتی - مسٹر بالڈون کو رات بھر نیند نہیں آتی دھڑکوں میں جان ہے - بقول فانی صاحب -

اس کشمکش میں بھی کابل جانی خدا حافظ

المختصر کہ دشمن بلیلیں بجا رہے ہیں - جو ان کے قابو میں بیلون میں پھولے نہیں سماتے ۔

وائے بے دردی کوئی تاپ کسی کا گھر جلے

المختصر یہ کہ شہزادہ صبح کو ہڑتالیوں نے کسی طرح منانا چاہا مگر انہیں بہت کچھ خیالات خوشامد کی دبکی دھمکیاں میں مان جاؤ نہیں تو ہم کاٹ کھائینگے واشگاف زور کی چلت ری ہوگی کہ یاد ہی تو کرو گے۔

دیکھ پچھتاؤ گے کا میرا جو بزدل ہوگا
وصل تجھکو نہ پری کا کبھی حاصل ہوگا

المختصر یہ کہ خوش نصیب ہیں وہاں کے مزدور جن پر مشین گن توپ ڈبے نہیں دکھاتی - اور بدنصیب ہیں یہاں کے مزدور جنہیں ہر بٹے گا دیوانا پڑتا ہے کوئی ہنگامہ و رنج و دق چلی۔

المختصر کہ [illegible] مسئلہ وہ پیچ وقت پر گئے کے لیے آمادہ نہیں ہیں ہو تو میل ٹرین میں لیٹے ہوئے تو ہوئے لہذا قصور معاف۔

المختصر کہ اس دس برس کے اندر متعدد شخصیتیں روئے زمین پر نمایاں ہوئیں مثلاً سعد زاغلول مصطفے کمال - مہاتما گاندھی رضا شاہ پہلوی - امیر عبدالکریم ڈی ویلرا وغیرہم مگر ان میں سے کسی پر وہ مصیبت نازل نہیں ہوئی جو غریب سائنر مسولینی پر نازل ہوئی غضب خدا کا بیچارے کی ناک پر حملہ ہو گیا وہ تو کہیے بچ گئی ورنہ بال بھر سے مسولینی تک میدان صاف ہو گیا تھا - اگر وہ کاری پڑ جاتا تو لوگ کہتے نکٹا جا بڑے احوال ہو گر یہ صفائی کو نقارے کے ہر گئی ناک تصنیف ہو سکتی تھی لیکن یاد رہے ناک بر شناسی کا حق ادا نہیں ہو سکتی۔

المختصر کہ اب اس ناک کا انتقام بڑے زور سے لیا جا رہا ہے سینکڑوں گرفتار ہوئے بیسیوں کی جان پر بنی مسکین لگے دو کانوں میں آگ لگی مصدا جی چاہئے کیسا پڑا تو ب زمانہ ہے جو سر گھسے خون ہی ابھرا